# خبرنامہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ

## ادارہ کی نئی تصنیف "صحت ومرض اور اسلامی تعلیمات"

ادارہ کے کارکنان جن علمی موضوعات پر تحقیقی کام کرتے ہیں۔ ادارہ کی جانب سے ان کی نشر واشاعت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کے تحت متعدد وقیع کتابیں شائع ہوکر علمی حلقوں میں عام مقبولیت حاصل کرچکی ہیں۔ ابھی حال ہی میں وقت کے ایک اہم موضوع پر سکریٹری ادارہ مولانا سید جلال الدین عمری کی کتاب "صحت ومرض اور اسلامی تعلیمات" منظر عام پر آئی ہے۔ موجودہ دور میں مختلف تہذیبی وتمدنی اسباب کی بنا پر اس مسئلہ نے عالمی اہمیت اختیار کرلی ہے اور جدید طب نے اسے حل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مزید پیچیدہ بنادیا ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ اسلامی نقطۂ نظر کو پیش کیا ہے۔ یہ کتاب دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں صحت وتوانائی کی اہمیت، طہارت ونظافت، غذا کے استعمال کھانے پینے کے آداب، کھیل کود، ورزش اور تفریحات کے موضوعات پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں علاج ومعالجہ کے بعض مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ علاج کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا لا علاج مریض خود یا اس کے اعزہ اس کی جان تلف کرسکتے ہیں؟ کیا بوقت ضرورت محرمات سے علاج کیا جاسکتا ہے؟ احکام شریعت میں مرض کی کہاں تک رعایت کی گئی ہے؟ مریض کے ساتھ ہمدردی اور عیادت کی کیا اہمیت ہے؟ یہ اور ان جیسے دیگر سوالوں کو مولانا نے کتاب وسنت کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض قدیم مسائل کو بھی جدید اسلوب میں پیش کیا ہے۔ صفحات ۳۸۸ عمدہ کاغذ، آفسیٹ کی حسین طباعت، جاذب نظر گیٹ اپ۔ مجلد مع ڈسٹ کور قیمت صرف ۷۰ روپئے۔ مکتبہ تحقیق وتصنیف اسلامی دودھ پور علی گڑھ اور مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی ۶ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

۴ مئی ۱۹۹۴ء کو اسٹوڈینٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا کے صدر دفتر (ابوالفضل انکلیو نئی دہلی) میں مذکورکتاب کی تقریب رسم اجراء منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مولانا محمد سراج الحسن چیرمین اشاعت اسلام ٹرسٹ، مولانا محمد فاروق خاں صدر ادارۂ تحقیق۔ جناب محمد شفیع مونس۔ جناب سید یوسف۔ جناب محمد جعفر۔ ایس آئی او کے ممبران اور دیگر حضرات موجود تھے۔ مولانا سراج الحسن صاحب نے رسم اجراء انجام دی۔ جناب سید یوسف صاحب نے تقریب کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔ مصنف نے کتاب کا مختصر اور جامع تعارف کرایا اس تقریب کی رپورٹ سہ روزہ دعوت نئی دہلی میں شائع ہوئی۔

اسی کتاب کی ایک تعارفی تقریب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں بھی ہوئی۔ اس کا انعقاد آرٹس فیکلٹی لاؤنج میں ۱۲ مئی ۱۹۹۴ء بعد مغرب ہوا جس میں یونیورسٹی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اساتذہ نے کتاب پر اظہار خیال کیا اور اس کی افادیت اور اہمیت کا اعتراف کیا۔ ڈاکٹر اشتیاق احمد ظلی (شعبۂ تاریخ) نے فرمایا کہ مولانا نے ہمیشہ ایسے موضوعات پر قلم اٹھایا ہے جن کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔ اس کتاب میں بھی آپ نے جن مباحث کو چھیڑا ہے وہ عام طور پر موضوع بحث نہیں بنتے۔ پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی (اسلامک اسٹڈیز) نے فرمایا کہ مولانا کی شخصیت ہم سبھوں کے لیے تحریری و تصنیفی طور پر مہمیز کرنے کا باعث ہوئی ہے۔ مولانا کا اسلوب بہت سادہ اور رواں ہے۔ انھوں نے کتاب کے مباحث کا بھی تعارف کراتے ہوئے ان کی اہمیت اجاگر کی۔ میڈیکل کالج کے استاد اور مشہور ماہر امراض قلب پروفیسر محمد احمد نے فرمایا کہ اتنی اچھی کتاب دیکھ کر میرے دل میں خواہش ہوئی کہ کاش ایسی کتاب میں لکھتا۔ انھوں نے کتاب کے بعض نکات کی طبی اعتبار سے اہمیت بیان کی۔ صدر شعبۂ علم الادویہ طبیہ کالج پروفیسر حکیم ظل الرحمٰن نے فرمایا کہ طب نبوی پر ہر زمانے میں کام ہوا ہے مگر مولانا نے جن موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ ان پر اب تک کسی زبان میں بھی اتنی تفصیل سے اظہار خیال نہیں کیا گیا اور حوالوں اور تحقیق کے ساتھ ایسی بحث نہیں کی گئی ہے۔ حکیم مودود اشرف (طبیہ کالج) نے کتاب کے بعض گوشوں کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں مصنف کتاب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج اسلام

ہر سطح پر موضوع بحث ہے۔ روزانہ اس کے کسی نہ کسی پہلو کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اب یہ اس کے ماننے والے کا فرض ہے کہ اسے دنیا کے سامنے چیلنج بنا کر پیش کریں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ آج اسلامی نظامِ حیات کے ہر پہلو پر طویل تحقیقات کی ضرورت ہے۔ اگر یہ کوششیں اجتماعی سطح پر ہوں تو ان سے اچھی طرح عہدہ برآ ہوا جا سکتا ہے۔

پروفیسر فضل الرحمٰن فریدی نے اس تقریب کی صدارت کی نظامت کے فرائض رکن ادارہ مولانا سلطان احمد اصلاحی نے انجام دیے۔ ادارہ کی مطبوعات کا اسٹال بھی لگایا گیا۔ اس تقریب کی رپورٹ ہندی روزنامہ امراجالا ۱۵ مئی ۱۹۹۴ء اور سہ روزہ دعوت نئی دہلی ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی۔

مذکورہ کتاب پر دہلی سے شائع ہونے والے انگریزی ہفت روزہ ریڈینس کی ۲۹ مئی ـ ۴ جون ۱۹۹۴ء کی اشاعت میں رکن ادارہ ڈاکٹر منور حسین فلاحی کا تبصرہ شائع ہوا ہے۔ تبصرہ نگار نے کتاب کے مباحث کا تفصیلی تعارف کراتے ہوئے اسے وقت کے ایک اہم موضوع پر ایک اہم تصنیف قرار دیا ہے۔

## سکریٹری ادارہ کا سفر دہلی و حیدرآباد

سکریٹری ادارہ جناب مولانا سید جلال الدین عمری گزشتہ مہینوں بعض مقامات کے دورے پر رہے جہاں انھیں مختلف پروگراموں میں اظہارِ خیال کا موقع ملا۔

اسٹوڈینٹس اسلامک آرگنائزیشن طلبہ اور نوجوانوں کی ایک دینی تنظیم ہے جو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طلبہ اور نوجوانوں کی علمی نشوونما اور اصلاح و تربیت کی خدمات انجام دیتی ہے۔ اس نے دہلی میں یکم تا ۵ مئی ۱۹۹۴ء اپنے منتخب ممبران کا ایک کیمپ لگایا جس میں مختلف دینی موضوعات پر اہل علم کے لیکچرس رکھے۔ اس میں سکریٹری ادارہ کی بھی شرکت رہی اور انھوں نے "توحید اور شرک کا فرق" اور "اصلاح و تربیت کیسے ہو" کے موضوعات پر اظہارِ خیال کیا۔ نیز "ملکی پس منظر میں سیکولرزم اور جمہوریت" کے موضوع پر طلبہ کے ایک مذاکرہ کی نگرانی کی اور اس پر تبصرہ کیا۔

اسی قسم کا ایک تربیتی کیمپ حیدرآباد میں ۱۵ ـ ۲۰ مئی ۱۹۹۴ء ایس آئی او آندھرا پردیش زون کی جانب سے منعقد ہوا تھا۔ اس میں شرکت کرنے کے لیے

سکریٹری ادارہ نے حیدرآباد کا سفر کیا۔ جہاں ۱۹ مئی ۱۹۹۴ء تک ان کا قیام رہا۔ کیمپ میں انھوں نے مختلف اوقات میں جن موضوعات پر اظہارِ خیال کیا وہ یہ ہیں۔ قرآن مجید کے مشہور مفسرین اور اہم تفسیریں۔ قرآن فہمی کے بنیادی اصول، درسِ قرآن کی تیاری کیسے کی جائے؟ تاریخ تدوین حدیث، اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ۔ مذکورہ دونوں کیمپس کے شرکاء میں زیادہ تر جدید تعلیم یافتہ نوجوان تھے۔ مولانا نے ان کی رعایت سے ان موضوعات پر اظہارِ خیال کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیے۔

حیدرآباد میں سکریٹری ادارہ کو معززین شہر کی ایک نشست سے بھی خطاب کا موقع ملا۔ اس میں انھوں نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی کہ اس وقت اسلام کو سماجی علوم کے میدان میں زبردستی چیلنج کا سامنا ہے۔ چاہے اس کا تعلق معاشیات سے ہو یا سیاسیات سے یا معاشرت سے یا نفسیات سے۔ آج کل حیدرآباد میں فتنۂ انکار حدیث زور پکڑ رہا ہے۔ سکریٹری ادارہ نے اس کے پس منظر میں بھی گفتگو کی اور بتایا کہ یہ دراصل مسلمانوں کو شریعت سے کاٹنے کی ایک سازش ہے۔

حیدرآباد میں سکریٹری ادارہ کو اپنے بعض رفیقوں کے ہاں شادیوں میں شرکت کا بھی موقع ملا۔ اس مناسبت سے انھوں نے نکاح کی غرض و غایت اور نکاح کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات پر اظہارِ خیال کیا۔

حیدرآباد ہی میں سکریٹری ادارہ کو خواتین کے ایک اجتماع سے بھی خطاب کا موقع ملا۔ انھوں نے مسلم خواتین کو دعوتِ فکر دی کہ آخر جو لوگ اسلام کے مخالف ہیں اور اسے تنقید کا نشانہ بنانے سے کبھی نہیں چوکتے وہ مسلم خواتین کے اتنے ہمدرد کیوں ہیں؟ پھر انھوں نے فرمایا کہ دراصل ان لوگوں کا مقصد یہ ہے کہ اسلام سے بغاوت مسلمان گھروں سے شروع ہو جائے اور مسلمان عورت اپنے شوہر ماں باپ حتیٰ کہ اپنی اولاد سے باغی ہو جائے اس لیے کہ یہی وہ قلعہ ہے جہاں اسلام محفوظ رہ سکتا ہے۔ تقریر کے بعد خواتین کی طرف سے کیے گئے مختلف نوعیتوں کے بہت سے سوالات کا فاضل مقرر نے جواب دیا۔ تقریباً دو سو خواتین نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

اس سفر میں سکریٹری ادارہ کو دائرۃ المعارف العثمانیہ بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

یہ ایک زبردست علمی ادارہ ہے۔ اس کا ماضی اس پہلو سے شاندار رہا ہے کہ اس نے قدیم عربی مخطوطات کو اس زمانے میں زیورِ طباعت سے آراستہ کیا جب عرب ممالک میں بھی عربی کتابوں کی اشاعت کا معقول نظم نہیں تھا۔ اس نے بعض اہم کتابیں شائع کیں جن میں بیہقی کی سنن کبریٰ۔ بقاعی کی نظم الدرر، علی متقی ہندی کی کنز العمال حاکم کی مستدرک، طحاوی کی مشکل الآثار، ذہبی کی تذکرۃ الحفاظ۔ ابن حجر کی تہذیب التہذیب، زمخشری کی الفائق فی غریب الحدیث، ابن جوزی کی صفوۃ الصفوۃ جیسی اہم کتابیں شامل ہیں۔ لیکن قریب کے زمانے میں اس ادارہ سے کوئی قابل ذکر کام انجام نہیں پایا ہے۔ اور اب اس میں جدید دور کی سہولتیں بھی مفقود ہیں۔ سکریٹری ادارہ نے اس کی خستہ حالی کو دیکھ کر بہت افسوس کیا اور اسے زندہ، متحرک اور فعال بنانے کی ضرورت کا اظہار کیا۔

## دیگر سرگرمیاں

ادارہ کے تحت طلبہ میں تحریری و تصنیفی ذوق بڑھانے کے لیے "رائٹرس فورم" کے نام سے وقتاً فوقتاً پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں ادارہ کے زیر تربیت اسکالرس کے علاوہ مسلم یونیورسٹی کے باذوق طلبہ بھی شرکت کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کا ایک پروگرام یکم مئی ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوا جس میں جناب محمد مشتاق تجاروی قاسمی سابق اسکالر ادارہ تحقیق نے "اجتہاد عہد خلفائے راشدین میں" کے موضوع پر ایک مقالہ پیش کیا بعد میں سامعین کے بعض سوالات کے جوابات بھی دیئے۔

۲۳ / ۲۴ / اپریل ۱۹۹۴ء کو فاؤنڈیشن فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ نئی دہلی کے زیر اہتمام "دینی مدارس کے نصاب و نظام تعلیم کے مسائل اور آئندہ کے امکانات" کے موضوع پر دو روزہ سمینار منعقد ہوا۔ اس میں ادارہ کے رکن مولانا سلطان احمد اصلاحی نے شرکت کی۔ مقالہ پیش کیا اور مختلف مسائل پر مباحثہ میں بھی حصہ لیا۔

جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ کے ذمہ داران نے جامعہ میں شعبۂ ریسرچ و تحقیق شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس کا مقصد وہاں کے اساتذہ کے علمی و تحقیقی مشاغل میں اضافہ کرنا ہے۔ اس منصوبہ کے خطوط کار اور عملی مراحل و تفصیلات طے کرنے کے لیے مسلم یونیورسٹی گیسٹ ہاؤس میں مئی ۱۹۹۴ء کو ایک

میٹنگ ہوئی جس میں ذمہ دارانِ جامعہ کے ساتھ مسلم یونیورسٹی کے بعض اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ اس میٹنگ میں رکن ادارہ مولانا سلطان احمد اصلاحی نے بھی شرکت کی اور اپنے مشوروں سے نوازا۔ (شعبۂ اطلاعات)

# تحقیقات اسلامی سے متعلق چند گزارشات

- جن احباب کی سالانہ مدت خریداری ختم ہوگئی ہے وہ ازراہِ کرم اپنا زرتعاون ۵۵/- روپے سالانہ کے حساب سے جلد روانہ فرمائیں
- پاکستان کے لیے سالانہ زرتعاون ۱۰۰/- روپے ہے۔
- دیگر ممالک سے ۳۰/- ہندوستانی روپے یا اس کے مساوی رقم ہے۔
- لائف ممبری (اندرون ملک) کی زراعانت ۵۰۰/- روپے ہے۔
- بیرون ملک یہ رقم پانچ سو ڈالر یا اس کے مساوی ہے۔
- جو احباب اپنا زرتعاون ارسال فرمائیں وہ اپنا پتہ صاف صاف تحریر فرمائیں۔
- منی آرڈر کوپن پر بھی اپنا پتہ لکھا جائے۔
- بعض احباب کی رقوم یہاں موصول ہوچکی ہیں لیکن ان کا پتہ موجود نہ ہونے باعث انھیں رسالے نہیں روانہ کیے جاسکے۔ ان سے فوری توجہ کی درخواست ہے۔


## عہدِ نبوی کے غزوات و سرایا

ڈاکٹر رؤفہ اقبال صاحبہ نے اس تصنیف میں اسلام کے نظریہ جہاد پر اسلامی موقف کی بے لاگ ترجمانی کی ہے اور اس پر کیے جانے والے اعتراضات کا مسکت اور مدلل جواب دیا ہے۔

آفسٹ کی طباعت۔ صفحات ۲۴۷ قیمت ۲۵ روپے

ملنے کا پتا: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲